

# 1 عمومی جائزہ

عبوری معلومات سے تیسری سہ ماہی مالی سال 18ء کے خاتمے پر پاکستانی معیشت کی ایک ملی جلی تصویر سامنے آتی ہے۔ حقیقی جی ڈی پی نمو

اوپر کی جانب اپنا سفر برقرار رکھتے ہوئے مالی سال 18ء میں 13 سالہ بلند ترین نمو 5.8 فیصد تخمین کی گئی ہے جس کے ہمراہ مہنگائی کا سازگار ماحول ہے۔ تاہم بیرونی توازن میں بگاڑ اور بلند مالیاتی خسارہ تشویش کی بڑی وجہ ہے (جدول 1.1)۔

مالی سال 18ء کے تخمینوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 17ء کی بہ نسبت تینوں شعبے متحرک ہیں۔ کپاس کی بہتر پیداوار اور گنے کی ریکارڈ فصل کی بنا پر توقع ہے کہ شعبہ زراعت آسانی اپنا مالی سال 18ء کا ہدف عبور کر لے گا۔ شعبہ صنعت میں بھرپور ملکی طلب کی عکاسی ہوتی ہے اور وہ دس سالہ بلند ترین نمو کے حصول کی سمت گامزن ہے۔ شعبہ خدمات کے بارے میں تخمینہ یہ ہے کہ وہ اجناس پیدا کرنے والے شعبے کی بھرپور کارکردگی سے پڑنے والے اثرات کی بنا پر اپنی پچھلے برس کی نمو برقرار رکھے گا۔ اسی حوصلہ افزا فضا میں مہنگائی قابو میں اور سازگار سطح پر رہی جس کی بڑی وجہ اس کے غذائی جز کا کم ہونا ہے۔

| جدول 1.1: منتخب معاشی اظہار              |       |       |       |                 |
|------------------------------------------|-------|-------|-------|-----------------|
| شرح نمو (فیصد)                           | م 16ء | م 17ء | م 18ء |                 |
| حقیقی جی ڈی پی                           | 4.6   | 5.4   | 5.8   | جولائی تا جنوری |
| زراعت                                    | 0.2   | 2.1   | 3.8   | جولائی تا جنوری |
| صنعت                                     | 5.7   | 5.4   | 5.8   | جولائی تا جنوری |
| جس میں: بڑے پیمانے کی اشیاء سازی         | 3.0   | 5.6   | 6.1   | جولائی تا جنوری |
| خدمات                                    | 5.7   | 6.5   | 6.4   | جولائی تا جنوری |
| صارف اشاریہ قیمت (مدتی اوسط) الف         | 2.6   | 4.0   | 3.8   | جولائی تا مارچ  |
| نئی شعبے کا قرض                          | 8.1   | 9.9   | 9.1   | جولائی تا مارچ  |
| رسد زر (ایم ٹی)                          | 6.0   | 5.9   | 4.8   | جولائی تا مارچ  |
| برآمدات                                  | 13.0  | -3.2  | 13.1  | جولائی تا مارچ  |
| درآمدات                                  | -4.4  | 18.3  | 15.9  | جولائی تا مارچ  |
| ٹیکس حاصل۔ ایف بی آر                     | 17.7  | 8.6   | 15.8  | جولائی تا مارچ  |
| شرح مبادلہ (+ اضافہ ر۔ کمی فیصد)         | -2.8  | 0.0   | -9.2  | جولائی تا مارچ  |
| پالیسی ریٹ                               | 6.0   | 5.75  | 6.0   | مارچ            |
| شینے بازار زر شرح                        | 6.1   | 5.7   | 5.7   | مارچ            |
| ارب امریکی ڈالر                          |       |       |       |                 |
| ایسٹ پیٹک کے ذخائر (آخر مدت)             | 16.1  | 16.5  | 11.6  | مارچ            |
| کارکنوں کی ترسیلات زر                    | 14.4  | 14.1  | 14.6  | جولائی تا مارچ  |
| پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری | 1.8   | 2.0   | 2.1   | جولائی تا مارچ  |
| جاری کھاتے کا توازن                      | -3.4  | -8.0  | -12.1 | جولائی تا مارچ  |
| فیصد جی ڈی پی                            |       |       |       |                 |
| مالیاتی توازن                            | -3.5  | -3.9  | -4.3  | جولائی تا مارچ  |
| جاری کھاتے کا توازن                      | -1.6  | -3.5  | -5.0  | جولائی تا مارچ  |
| سرمایہ کاری                              | 15.7  | 16.1  | 16.4  | جولائی تا جون   |

ح: عبوری اعداد و شمار؛ ج: حقیقی اعداد و شمار  
اعداد و شمار کے ذرائع: الف: پاکستان دفتر شماریات؛ ب: بینک دولت پاکستان؛ ج: وفاقی بورڈ آف ریونیو؛ اور: وزارت خزانہ۔

بھرپور معاشی سرگرمی اور پست مہنگائی کے اس امتزاج کے دو مضمرات سامنے آئے۔ اول، اس سے معیشت میں اعتماد بڑھا جس نے مالکاری کی سستی لاگت کے ہمراہ فرموں کو خاصا قرض لینے کی ترغیب دی۔ خاص طور پر توانائی، ٹیکسٹائل اور سیمنٹ کے شعبوں نے بڑھتی ہوئی ملکی طلب کے لیے خود کو تیار کرنے کی خاطر استعداد میں توسیع پر زیادہ توجہ دی۔ جاری سرمائے کی ضروریات میں بھی صحت مند اضافہ دیکھا گیا جبکہ صارفی مالکاری میں گزشتہ 12 سال میں جولائی تا مارچ کا بلند ترین بہاؤ آیا جس کا بڑا سبب گاڑیوں اور مکانات کے سلسلے میں لیے جانے والے قرضے تھے۔ حکومتی تمسکات کی تکمیل میعاد کے بعد وافر سیالیت نے بھی قرضے لینے کے اس رجحان کو تقویت دی۔

دوسرے اثر کا تعلق صرف میں اضافے سے ہے جس نے تیل کی سنبھلتی ہوئی قیمتوں کے ہمراہ درآمدی ادائیگیوں کو مزید بڑھا دیا۔ مسلسل دس ماہ کی برآمدی نمو اور بڑھتی ہوئی کارکنوں کی ترسیلات زر کے باوجود بلند درآمدی بل جاری کھاتے کے خسارے میں ریکارڈ اضافے کا باعث بنا۔ بین الاقوامی مالی اداروں، دو طرفہ ذرائع اور ریاستی بانڈز کے اجراء سے آنے والی بلند تر قوم بھی ناکافی رہیں۔ چنانچہ ادائیگی کے بقیہ فرق کا بوجھ ملک کے زر مبادلہ پر پڑا جو آخر مارچ 2018ء تک صرف دو ماہ کی درآمدات کا احاطہ کرنے کے قابل رہ گیا۔ بازار مبادلہ بھی متغیر رہا اور مالی سال 18ء کی مدت جولائی تا مارچ کے دوران پاکستانی روپے کی قدر ڈالر کے مقابلے میں 9.2 فیصد گھٹ گئی۔

بیرونی شعبے کے ان حالات نے مہنگائی کو بھی متاثر کرنا شروع کر دیا۔ جب حکومت نے تیل کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں کا اثر ملکی صارفین کو منتقل کیا تو ان نرخوں کی ملکی ایندھن کی قیمتوں کو منتقلی نے مہنگائی کے توانائی والے جز میں اضافہ کیا۔ اسی طرح روپے کی قدر میں کمی کا اثر مہنگی درآمدات اور مہنگائی کی بڑھتی ہوئی توقعات کی شکل میں ظاہر ہونے لگا۔

مالیاتی شعبے میں محاصل کی صحت مند نمو مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں مالیاتی اخراجات میں اضافے کی رفتار کا مقابلہ نہ کر سکی۔ خاص طور پر انفراسٹرکچر اور بجلی کے منصوبوں سے متعلق ترقیاتی اخراجات تیزی سے بڑھے، اس میں زیادہ حصہ صوبوں کی طرف سے آیا۔ نتیجے کے طور پر مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں مالیاتی خسارہ پچھلے برس کی اسی مدت سے زیادہ تھا۔

اس مالیاتی خسارے کو پورا کرنے کے لیے حکومت کو اسٹیٹ بینک سے قرض اور بیرونی وسائل دونوں پر انحصار کرنا پڑا۔ علی الخصوص مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک سے حکومت کے قرضے 2.2 ٹریلین روپے تھے جو کسی بھی سہ ماہی کی بلند ترین سطح ہے۔ بلند کمرشل قرضوں اور روپے کی قدر میں کمی کے باز قدر پیمائی اثرات دونوں کی بنا پر بیرونی قرضہ بھی خاصا بڑھ گیا۔

مختصر یہ کہ معاشی سرگرمیوں میں توسیع اور پست مہنگائی کے تسلسل کا دارومدار جاری کھاتے کے خسارے اور مالیاتی خسارے کو قابو میں رکھنے پر ہو گا۔ چونکہ یہ کمزوریاں پاکستان کے موجودہ نمو کے دور کے لیے مشکلات پیدا کر رہی ہیں اس لیے اس حوالے سے قلیل مدت اور وسط مدت دونوں پالیسیوں پر عملدرآمد اہمیت کا حامل ہو گا۔

قلیل مدت میں مالی سال 19ء کے بجٹ میں منظور کردہ ٹیکس ریلیف کے اقدامات کے پیش نظر مالیاتی اخراجات کو قابو میں لانے کے لیے مربوط کاوشیں کی جاسکتی ہیں۔ وسط مدت میں موجودہ نظام کی کارکردگی بڑھانے کے علاوہ ٹیکس اساس میں توسیع کے لیے اصلاحات درکار ہوں گی۔ ساتھ ہی ساتھ قلیل مدت میں بیرونی ماکاری کا انتظام کرنے کی ضرورت ہے۔ نیز بڑھتے ہوئے تجارتی خسارے کو قابو میں کرنے کے لیے مزید پالیسی اقدامات کیے جانے چاہئیں۔ اس مقصد کے لیے برآمدات کی مسابقت کو متاثر کرنے والے ساختی مسائل کو حل کرنا زبں ضروری ہے۔

### معاشی جائزہ

#### حقیقی شعبہ

مالی سال 18ء کے دوران حقیقی جی ڈی پی تخمینے کے مطابق 5.8 فیصد نمو پائے گی اور مالی سال 17ء کی پوری دہائی کی بلند ترین نمو 5.4 فیصد سے تجاوز کر جائے گی۔ یہ کامیابی زراعت اور خدمات کے شعبوں کی مضبوط کارکردگی کی بنا پر حاصل ہوئی جو دونوں اپنے اہداف پر یا اس سے زیادہ نمو حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔

شعبہ زراعت کی نمو 3.8 فیصد رہی جو 3.5 فیصد کے ہدف اور پچھلے سال کی نمو 2.1 فیصد دونوں سے زیادہ ہے۔ اس شعبے کو گلہ بانی کی مضبوط کارکردگی اور کپاس اور گنے جیسی خریف کی فصلوں کی بھرپور پیداوار سے فائدہ ہوا۔ اس کے ہمراہ کاٹن جنگ کی کارکردگی نے زیر کاشت رقبے میں کمی اور پانی کی دستیابی کے فقدان کی وجہ سے گندم کی فصل میں ہونے والی کمی کا اثر زائل کر دیا۔

شعبہ خدمات میں تھوک اور خردہ تجارت اور عمومی سرکاری خدمات میں بہتری نے مالیات اور بیمہ اور نقل و حمل، ذخیرہ کاری اور مواصلات کے اجزاء کی سست رفتاری کا اثر زائل کرنے میں مدد دی۔ بحیثیت مجموعی یہ شعبہ اپنی رفتار کو قائم رکھنے اور مالی سال 18ء کے دوران 6.4 فیصد نمو کا ہدف حاصل کرنے میں کامیاب رہا۔

مالی سال 18ء کے دوران صنعتی شعبے میں اضافہ قدر 5.8 فیصد ہوا جبکہ پچھلے سال اس کی نمو 5.4 فیصد تھی۔ اس کامیابی کا سبب بڑے پیمانے پر اشیا سازی میں اضافے کے ساتھ کانکنی کی سرگرمیوں کی بحالی اور تعمیراتی سرگرمیوں میں مسلسل اضافہ تھا۔ تاہم بجلی کی پیداوار اور تقسیم میں سست رفتاری نے صنعتی شعبے کی مجموعی نمو کو 7.3 فیصد کے ہدف سے نیچے رکھا۔

### مہنگائی اور زری پالیسی

جنوری 2018ء میں زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) نے پالیسی ریٹ کو 25 بیسیس پوائنٹ بڑھا کر 6 فیصد کر دیا۔ یہ نومبر 2014ء کے بعد پہلا اضافہ تھا۔ زری پالیسی کمیٹی کے فیصلے پر اثر انداز ہونے والے کلیدی عوامل یہ تھے: (i) دسمبر 2017ء میں روپے کی قدر میں تقریباً 5 فیصد کمی؛ (ii) تیل کی بڑھتی ہوئی بین الاقوامی قیمتیں؛ (iii) دیگر مرکزی بینکوں (خصوصاً امریکی فیڈرل ریزرو اور بینک آف انگلینڈ) کی جانب سے زری سختی جس کا روپے کی شرح سود کے تفرق پر اثر پڑا؛ اور (iv) معیشت کی مکملہ اوور ہیٹنگ جس کا اظہار کئی صنعتوں میں استعداد کے استعمال میں اضافے سے ہوتا ہے۔ نیز مہنگائی اور مجموعی طلب میں متوقع اضافے کا رجحان بھی ایک پہلو رہا۔ بعد ازاں پالیسی ریٹ مارچ 2018ء میں پچھلی سطح پر برقرار رکھا گیا۔

اس امر کے پیش نظر کہ لگتا ہے بینکوں نے مالی سال 18ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران پالیسی ریٹ میں متوقع اضافے کو پہلے ہی نرخوں میں شامل کر لیا ہے جنوری کے پالیسی ریٹ میں اضافہ بہ وزن اوسط شرح قرض گاری میں بڑی حد تک اسی قدر اضافے کا باعث نہیں بنا۔ حقیقت یہ ہے کہ فروری اور مارچ 2018ء میں خردہ نرخ قدرے معتدل ہو گئے کیونکہ بینکوں کے پاس وافر سیالیت موجود تھی۔ اس کا سبب زیادہ تر متوقع بڑھتے ہوئے شرح سود کے ماحول میں میعاد پوری کرنے والی متعدد حکومتی تمسکات کا اجراء ثانی کرنے میں بینکوں کی ہچکچاہٹ تھی۔ اس کے بعد سیالیت کی اس سہولت نے مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران شینہ نرخوں کو پالیسی ریٹ سے نیچے دھکیل دیا۔

چونکہ بینک فنانسنگ کی لاگت بدستور پُرکشش تھی اس لیے نجی شعبے کی جانب سے قرضے کی طلب مضبوط رہی۔ مزید یہ کہ مستحکم معاشی سرگرمیوں نے بظاہر معینہ سرمایہ کاری قرضوں کی نمو کو برقرار رکھنے میں مدد دی کیونکہ اشیا ساز اور غیر اشیا ساز دونوں فرموں (پیشتر سیمنٹ اور ٹیکسٹائل) نے طویل مدت کے لیے قرضے لیے۔ جہاں تک جاری سرمائے کے قرضوں کا تعلق ہے، کرشنگ کا موسم زوروں پر ہونے کے باعث چینی کے شعبے کے قرضے تیسری سہ ماہی کے دوران خاص طور پر نمایاں رہے۔

مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک سے قرض گیری پر حکومت کا انحصار بڑھ گیا کیونکہ حکومتی پیپر نیلامیوں میں بینکوں کی شرکت پچھلی دو سہ ماہیوں کی نسبت قدرے کم رہی۔ تیسری سہ ماہی میں حکومت کو اسٹیٹ بینک کا قرض 2.2 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا۔ اس کے ہمراہ قرضے کا زیادہ استعمال اور پی ایس ایز کو قرضوں کا بڑھنا بینکاری نظام کے خالص ملکی قرضوں میں اضافے پر منتج ہوا۔ تاہم ساتھ ہی خالص بیرونی قرضوں میں کمی کی بنا پر ایم ٹو نمو کم رہی۔

### مالیاتی سرگرمیاں

اخراجات میں بھاری اضافے اور اس کے ساتھ مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں محاصل کی سست نمو کے نتیجے میں جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران مالیاتی خسارہ بڑھ کر جی ڈی پی کے 4.3 فیصد تک پہنچ گیا جبکہ گذشتہ سال 3.9 فیصد اور پورے سال کا ہدف 4.1 فیصد تھا۔ محاصل کی نمو اگرچہ پچھلے برس کے مقابلے میں بلند رہی تاہم مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں پہلی دو سہ ماہیوں کی نسبت سست ہوئی۔ دوسری طرف اخراجات کی نمو مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی میں 12.4 فیصد تھی تیسری سہ ماہی میں بڑھ کر 23.4 فیصد ہو گئی۔

محاصل کی وصولی میں سست رفتاری کی وجہ بنیادی طور پر براہ راست ٹیکس تھے۔ خاص طور پر رضاکارانہ ادائیگیوں کی وجہ سے کمی آئی جبکہ ود ہولڈنگ ٹیکس اور عندالطلب وصولی میں گذشتہ برس کی نسبت اضافہ ہوا۔ رضاکارانہ ادائیگیوں میں کمی جزو کارپوریٹ ٹیکس ریٹ اور بینکوں کی نفع آوری میں کمی سے منسوب کی جاسکتی ہے۔ اس دوران بالواسطہ اور صوبائی ٹیکسوں کی نمو بڑھتی ہوئی معاشی سرگرمیوں اور ملکی صارفین کو تیل کی قیمتوں میں اضافے کی منتقلی سے ہم آہنگ رہی۔ نان ٹیکس محاصل بھی بھرپور انداز میں بحال ہو گئے۔ ان محاصل میں صوبائی نان ٹیکس محاصل، بلند مارک اپ ادائیگی، منافع منقسمہ آمدنی اور پی ٹی اے رپوشل سروس منافع کی وجہ سے اضافہ ہوا۔

اخراجات کی نمو میں تیزی کی بڑی وجہ بلند صوبائی مصارف تھے اور ترقیاتی مصارف دونوں میں بہت اضافہ ہوا۔ جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران صوبائی ترقیاتی اخراجات 36.7 فیصد بڑھ گئے جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 13.6 فیصد نمو ہوئی تھی۔ وفاقی حکومت کے اخراجات کی نمو بھی بلند رہی اور پچھلے برس کے 28.9 فیصد کے مقابلے میں 25 فیصد کے قریب ہے۔ اس کا سبب اسمبلیوں کی میعاد کے خاتمے سے پہلے جاری منصوبوں کی ہنگامی تکمیل کی ضرورت تھی۔ ترقیاتی اخراجات میں نمو کی طرح جاریہ اخراجات میں بھاری اضافہ بھی زیادہ تر صوبوں کی وجہ سے ہوا، خصوصاً مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں۔ وفاقی سطح پر قرضوں کی واپسی اور دفاعی اخراجات اور صوبوں میں عمومی سرکاری خدمات، معاشی امور، نظم عامہ اور تحفظ کے شعبوں نے جاریہ اخراجات میں اضافہ کیا۔

اس کے نتیجے میں بلند مالیاتی خسارہ زیادہ ٹراسٹیٹ بینک اور بیرونی وسائل سے قرضوں کے ذریعے پورا کیا گیا۔ جہاں تک بیرونی مالکاری کا تعلق ہے، حکومت کا کمرشل قرضوں اور ریاستی بانڈز پر بہت زیادہ انحصار رہا۔ مزید برآں، ڈالر کے مقابلے میں اہم کرنسیوں کی قدر بڑھنے اور روپے کی قدر گھٹنے کے نتیجے میں باز قدر پیمائی نقصانات سے بھی بیرونی قرض میں خاصا اضافہ ہو گیا۔ مجموعی طور پر ان تبدیلیوں کی وجہ سے سرکاری قرض نمایاں طور پر بڑھ گیا اور مالی سال 14ء کے بعد سے اب تک مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں ریکارڈ قرض اکٹھا ہوا۔

### بیرونی شعبہ

برآمدات اور ترسیلات زر کی بحالی کے باوجود بیرونی کھاتہ دباؤ میں رہا۔ تیل کی عالمی قیمتوں میں پھر اضافے کے رجحان اور اس کے ہمراہ مشینری اور ٹرانسپورٹ کی بلند درآمد نے تجارتی خسارے کو مزید ابتر کر دیا۔ اس کے نتیجے میں 12.1 ارب ڈالر جاری حسابات کا خسارہ ہوا جو کسی بھی مالی سال کے جولائی تا مارچ کی مدت کے خساروں میں بلند ترین ہے۔

جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں برآمدات میں 13.1 فیصد سال بسال وسیع الہنیاد نمو ہوئی جو 17.1 ارب ڈالر تک پہنچ گئی۔ قابل ذکر امر یہ ہے کہ مالی سال 18ء کی صرف تیسری سہ ماہی کے دوران برآمدات میں 17.2 فیصد کی سال بسال نمو ریکارڈ کی گئی جو چھ سال سے زائد عرصے کی تیسری سہ ماہی کی بلند ترین نمو ہے۔ روایتی اور غیر روایتی دونوں قسم کی برآمدات نے اس بہتر کارکردگی میں حصہ ڈالا۔ مزید برآں یورپی یونین کی جانب سے جی ایس پی پلس کی حیثیت کی توسیع، اکتوبر 2017ء میں حکومت کے اعلان کردہ برآمداتی پیکیج اور عالمی طلب کی بحالی نے بھی برآمدات کی نمو کو تقویت دی۔ جہاں تک درآمدات کا تعلق ہے، خام تیل کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے ساتھ مشینری کی درآمدی ادائیگیوں کے تاخیر سے اثر نے جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران درآمدی بل کو بڑھا دیا۔ درآمدی ادائیگیوں کا تقریباً 70 فیصد تین زمروں یعنی توانائی، مشینری اور دھاتوں کی جانب سے آیا۔ تاہم امکان ہے کہ مشینری کی درآمدات میں حالیہ کمی آگے چل کر ادائیگیوں پر دباؤ کو کم کر دے گی۔

سرکاری جزدانی سرمایہ کاری اور قرضوں میں اضافے اور خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں خفیف نمو کی بنا پر مالی رقوم کی آمد میں خاطر خواہ اضافہ مکمل طور پر جاری کھاتے کے خسارے کو پورا نہ کر سکا۔ اس صورت حال میں آخر مارچ مالی سال 18ء تک ملک کے سرکاری ذخائر 4.5 ارب ڈالر کم ہو کر 11.6 ارب ڈالر تک پہنچ گئے۔ نتیجتاً روپے کی قیمت جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران مجموعی بنیاد پر 9.6 فیصد کم ہو گئی۔

### معاشی منظر نامہ

حکومت نے مالی سال 19ء کے لیے حقیقی جی ڈی پی کا ہدف 6.2 فیصد مقرر کیا ہے جس کی بنیاد بڑی حد گزشتہ چند برسوں میں نمو کی بڑھتی ہوئی رفتار ہے۔ تقویت دینے والے دیگر عوامل میں بلند پی ایس ڈی پی اور سی پیک اخراجات، بجلی کی فراہمی میں مزید بہتری اور صنعتی توسیع کے منصوبوں کا تسلسل شامل ہیں۔ تاہم بڑھتی ہوئی بیرونی کمزوری اور بلند مالیاتی خسارہ اس ہدف کے حصول کی راہ میں حائل اہم خطرات کا باعث بنے رہیں گے۔ مزید برآں، حقیقی شعبے میں موجودہ خشک سالی کا موسم اور پانی کی قلت شعبہ زراعت میں قدر اضافی پر منفی اثر ڈال سکتی ہے۔

امکان ہے کہ بلند ملکی طلب، توانائی کی قیمتوں میں ردوبدل کا تاخیر سے اثر اور روپے کی قدر میں کمی مالی سال 19ء میں صارف اشاریہ قیمت مہنگائی میں اضافے کا باعث بن سکتے ہیں۔ دوسری طرف بنیادی غذائی اشیاء کی موزوں طور پر فراہمی اور تیل کی مناسب قیمت اس مفلوف دباؤ کا اثر کم کر سکتی ہے اور مہنگائی کو مالی سال 19ء کے ہدف 6 فیصد کے لگ بھگ رکھنے میں مدد دے سکتی ہے۔

حکومت نے مالی سال 19ء کے لیے مالیاتی خسارے کا ہدف جی ڈی پی کا 4.9 فیصد مقرر کیا ہے جو ایف بی آر کے ٹیکس محاصل میں 12.7 فیصد کی متوقع نمو اور اخراجات میں 10.0 فیصد اضافے پر مبنی ہے جس میں جاریہ اخراجات پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ اگرچہ موجودہ بجٹ میں اخراجات کم کیے بغیر ٹیکس کی شرحیں گھٹائی گئی ہیں تاہم اس پس منظر میں مالیاتی خسارے کے ہدف کا حصول مشکل معلوم ہوتا ہے۔

بیرونی شعبے میں روپے کی قدر میں کمی، عالمی طلب کی بحالی، برآمدات کے لیے مالیاتی ترغیبات، بجلی کی فراہمی میں بہتری اور بین الاقوامی منڈیوں میں چاول اور کپاس کی قیمتوں کا بہتر منظر نامہ برآمدی نمو کے لیے حوصلہ افزا امکانات پیش کرتا ہے۔ نیز کارکنوں کی ترسیلات زر کی نمو متوقع طور پر کچھ تیز ہوگی جس کا جزوی سبب سرکاری ذرائع سے رقوم ملک میں لانے کے لیے حکومت اور اسٹیٹ بینک کے اقدامات ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک کے فعال زری انتظام، روپے کی قدر میں کمی اور غیر ضروری درآمدی اشیاء کی ملکی طلب کو کم کرنے کے لیے انتظامی اقدامات کے تسلسل کی بنا پر توقع ہے کہ درآمدات کی رفتار کم ہوگی۔

تاہم امکان ہے کہ بین الاقوامی اجناس خصوصاً تیل کی قیمت میں نمایاں اضافے کی بنا پر درآمدی بل بلند ہی رہے گا۔ اس کی وجہ سے مالی سال 19ء میں بھی تجارتی خسارہ بلند رہے گا۔ مزید یہ کہ مالی سال 19ء میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی رقوم پچھلے برس سے کم رہنے کی توقع ہے کیونکہ سی پیک کے توانائی کے متعدد منصوبے تکمیل کے قریب ہیں۔ چنانچہ مجموعی اعتبار سے محدود مالی رقوم کے ساتھ جاری کھاتے کا بلند خسارہ توازن ادائیگی کو دباؤ میں رکھے گا۔